رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ THE ALFAZL QADIAN رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُل اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

قیمت فی پرچہ ۱ر

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر:- غلام نبی ۔ انچارج:- مہر محمد خان

نمبر ۸۳ | مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۲۳ء | پنجشنبہ | مطابق ۸ رمضان ۱۳۴۱ھ | جلد ۱۰

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب ایم اے ۲۳ اپریل کی شام کو علاقہ ارتداد سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔ حضرت نواب صاحب فی الحال وہیں تشریف رکھتے ہیں۔

امسال دارالامان میں قرآن کریم تراویح میں ذیل کے احباب سُنا رہے ہیں (۱) حافظ محمد ابراہیم صاحب مسجد مبارک میں (۲) صاحبزادہ میرزا ناصر احمد صاحب مسجد اقصیٰ میں (۳) حافظ سلیم احمد خان صاحب مسجد نور میں (۴) حافظ فیض اللہ صاحب پسر میاں محمد عبداللہ صاحب جلد ساز مسجد فضل میں۔

نامہ لندن

انگلستان سے مبلغ اسلام کی امریکہ کو روانگی

(از مولوی عبدالرحیم صاحب نیر)

مولوی محمد دین صاحب ۱۰ مارچ کو لورپول سے جہاز اسونیا پر سوار ہو گئے۔ اور اسوقت ساحل امریکہ کے قریب ہونگے۔ اللہ تعالیٰ انکو خیر و عافیت سے منزل مقصود پر پہنچائے۔ اور ان کے کام میں خاص برکت دے۔ آمین۔ لندن سے رخصت کے وقت اسٹیشن یوسٹن سے سوار ہوئے تھے۔ اور حافظ سید محمود اللہ شاہ صاحب مولوی مصباح الدین احمد صاحب چوہدری مولا بخش صاحب جنجوعہ بیرسٹر ایٹ لا اسٹیشن پر موجود تھے جہاں خادم ... پر دعا کی گئی۔ ہمارا ہاتھ اٹھانا اور دنیا کے فیشن کی پروا نہ کرنا اور آنکھوں سے آنسوؤں کی بارش کا ہونا انگریزوں کے لئے موجب حیرت تھا۔ اور سب کی آنکھیں ہمارے حلقہ کی دیوار

پس [illegible] یوسٹن سے روانہ ہو کر چار گھنٹہ میں گاڑی لورپول پہونچی۔ اور معاً سمندر کے دیو جہاز اسونیا پر مسافر و ہمراہی مستقل و عارضی طور پر سوار ہو گئے۔ اول الذکر کمرہ تلاش کرنے لگا۔ موخر الذکر امریکہ کے قوانین داخلہ اجانب کے متعلق حکام جہاز سے گفتگو میں مصروف ہوا۔ اور لنڈن سے لورپول اس غرض کے لئے آنے کی ضرورت بیان کرنے اور ان کو وہی سلوک کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ جو امریکن مسیحی مبلغین کے ساتھ وہ امید رکھتے ہیں کہ ہندوستان کرے یا اب کرتا ہے۔

جہاز روانہ ہونے والا ہے۔ گھنٹیاں ہو رہی ہیں۔ منزل بالائی سے "صور" پھونکا گیا ہے۔ ساحل و جہاز کے درمیانی سیڑھیوں اور رسوں کے جو تعلقات تھے۔ وہ ٹوٹ چکے ہیں۔ جہاز حرکت کرنے لگا ہے۔ ساحل پر ایک کمزور سفید ریش آدمی ایشیا۔ یورپ اور افریقہ میں اس منظر کے دیکھنے کا عادی سبز پگڑی باندھ کر جہاز کے تختہ پر آنکھ لگائے کھڑا ہے۔ جانیوالے جہاز پر ایک نحیف الجسم طویل القد متفکر شخص اس بوڑھے کو غور سے دیکھ رہا ہے۔ دونوں کی آنکھیں تر ہیں۔ آخر بگل بجا۔ آخری سیٹی ہوئی۔ اور اسونیا چلا۔ دونوں شخص ہاتھ و رومال سے اشارہ کر رہے ہیں۔ اور آخری خدا حافظ ہو گئی۔ ؏ بسلامت روی و باز آئی۔

جہاز نظر سے غائب ہو گیا۔ پولیس بہوت حیرت زدہ روتے ہوئے لوگوں کو دیکھ رہی ہے۔ لیڈیاں رو رہی ہیں۔ کہ اس کا بچہ آج دوسری دنیا کو چلا گیا۔ ایک بہن سمجھ رہی ہے کہ پیارا بھائی جدا ہو گیا۔ آہ! اس وقت دو پولیس والے ایک غریب بے ہوش لڑکی کو ہوش میں لانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس خورد خوبصورت۔ نوعمر۔ حسین۔ گندم رخسار سفید بچہ کی زبان پر حرکت ہے۔ اور قطرہ ہائے پیار سے کچھ پیار سے کہہ رہی ہے۔ اس کا محبوب اس کی امید یعنی جہاز امریکہ پرانی سے نئی دنیا گیا ہے۔

المختصر اسونیا چلا گیا۔ موت و قیامت کے منظر مجھے بھلا دیا کہ میں کہاں ہوں۔ پولیس مین نے فرشتہ نگرانی کی طرح آ کر جگہ چھوڑنے کا حکم دیا۔ اور ہوش و حواس آ گئے۔ فوراً پھر اسباب سنبھالا۔ اور آہستہ آہستہ اس دنیائے ناپائیدار میں دل لگانے والوں پر افسوس کرتے ہوئے چل پڑا۔ میری قسمت میں یہ منظر ایشیا۔ یورپ اور افریقہ میں دیکھنے لکھے تھے۔ ؎

برو فکر انجام خود کن نخوی
ز سعدی شنو گر زمن نشنوی

عروسی بود نوبت ماتمت
اگر بر نکوئی بود خاتمت

لورپول

لورپول انگلستان کی بمبئی ہے۔ یہاں عبد اللہ کوئلم کے وقت اسلام کا چرچا تھا۔ اور اخبار بھی نکلتا تھا۔ وہ مشن اب اُجڑ چکا ہے۔ مگر لوگوں کو اسلامی لٹریچر سے کچھ زیادہ دلچسپی معلوم ہوتی ہے۔ میں نے چند سو رسائل مفت تقسیم کئے۔ اور بعض مستفسرین کے سوالات کے جواب دئے۔ اور مفتی صاحب کا امریکہ جانا۔ میرا ان کے ساتھ آنا۔ اور پھر خود یہاں سے سوار ہو کر افریقہ جانا۔ اور اب تیسری مرتبہ ایک اور مبلغ کو سوار کرانے آنا۔ اور پھر درس کلام کی یاد جو ۱۹۲۰ء میں میری زبان پر جاری کیا گیا تھا۔ میرے سامنے تازہ ہوتے۔ اور میں نے عرض کیا۔ الٰہی وعدہ پورا کر۔ اور ویسا ہی ہو۔ جیسا کہ فرمایا تھا۔ "وہ اسلام کا درخت پھولیگا پھلیگا اور دنیا کے کونوں تک پھیلیگا"

متفرق

احباب کرام! یہ معلوم کر کے خوش ہونگے کہ جہاں مبلغین انگلستان اپنا فرض منصبی متعلق تبلیغ ہفتہ وار لیکچر اور انفرادی ملاقات اور پارک میں وعظ سے ادا کرتے ہیں۔ وہاں وہ سلسلہ کی عام ضروریات سے بےخبر نہیں۔ سلطنت برطانیہ کے مرکز میں بیٹھ کر وہ اس امر سے غافل نہیں کہ ضروریات جماعت مقتضی ہیں کہ سلسلہ کے مفاد و اغراض کی کما حقہ حفاظت کی جائے۔ جہاز راں کمپنیوں سے خط و کتابت ہو رہی ہے کہ ہمارے مبلغین کو کرایہ جہاز میں وہ رعائتیں دیجائیں جو دیگر مشنریوں کو دیجاتی ہیں۔ چنانچہ مغربی افریقہ جانیوالی سب سٹیمر کمپنی لمیٹڈ ڈیمپسٹر نے [illegible] فیصدی رعایت منظور کر لی ہے۔ والحمد للہ

عاجز [illegible] احمد

فیروزپور میں آریوں سے مباحثہ

گیارہ کی صبح کو ہمارا وفد سیالکوٹ سے روانہ ہو کر شام کو فیروزپور پہنچا۔ یہاں بارہ تیرہ چودہ پندرہ اپریل کی تاریخوں میں آریہ سماج سے چار جلسے ہوئے۔ مضامین حسب ذیل تھے۔ اول۔ قرآن کریم الہامی کامل کتاب ہے۔ دوم وید کامل الہامی کتاب ہے۔ سوم مرنے کے بعد دوبارہ اٹھایا جانا اور جنت و دوزخ اسلامی طریقہ پر صحیح ہے۔ چہارم مرنے کے بعد انسان تناسخ کے چکر میں جاتا ہے۔ ہماری طرف سے پہلے تین مضامین پر مناظر جناب میر قاسم علی صاحب تھے۔ آریہ صاحبان کی طرف سے پہلے اور تیسرے اور چوتھے مضمون میں پنڈت رام چند صاحب دہلوی تھے۔ اور دوسرے میں پنڈت دھرم بھکشو مناظر تھے۔ چاروں مباحثے نہایت امن کے ساتھ [illegible] مندر میں ہوتا رہا۔ فیروزپور اور قصور کے مسلمان بکثرت شامل ہوتے۔ مکان مناظرہ ایسا پُر ہوتا تھا۔ کہ کثیر التعداد لوگ کھڑے رہتے تھے۔ اور بیٹھنے کی گنجائش نہ تھی۔ مکانوں کے اوپر بھی سامعین کافی تعداد میں ہوتے تھے۔ اور ۱۶ تاریخ شام کو فتنہ ارتداد کے متعلق جناب میر اکبر علی صاحب بی اے وکیل کی کوٹھی پر جناب حافظ روشن علی صاحب نے لیکچر دیا۔ اور اسی دن قصور کے لوگوں کی درخواست پر جناب میر قاسم علی صاحب قصور تشریف لیگئے۔ اور فتنہ ارتداد پر لیکچر دیا۔ قصور میں باوجودیکہ سخت مخالفت تھی۔ لیکن حاضرین کی تعداد تین چار سو کے درمیان تھی۔ نامہ نگار

نائب ناظر صاحب انسداد فتنہ ارتداد قادیان کی طرف سے دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ علاقہ ارتداد میں مبلغین کیواسطے بائیسکلوں کی اشد ضرورت ہے۔ احباب اپنے سائیکل اس خدمت کے لئے بھیجکر عند اللہ ماجور ہوں۔

(بسم اللہ الرحمن الرحیم)

الفضل

قادیان دارالامن والامان - مورخہ ۲۶ - اپریل ۱۹۲۳ء

انسداد ارتداد کے کام میں مولوی ثناء اللہ صاحب کی طرف سے رخنہ اندازی

کیا قادیانی جماعت جھوٹ کی اشاعت کرتی ہے!

مولوی ثناء اللہ کی طرف سے ہم پر جھوٹ کا الزام

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ باوجود اسکے کہ جماعت احمدیہ کے امام کی طرف سے بار بار تمام دیگر مسلمان اسلام کو پیغام اتحاد دیا گیا۔ اور فتنہ ارتداد میں باہمی اختلاف بھلا کر کام کرنے کی دعوت دیگئی۔ اور باوجود اس موقعہ کی نزاکت کے بعض مولوی صاحبان کو ہمارا اس کام میں آگے آنا اسلئے ناپسند ہوا ہے۔ کہ اس سے ان کی سستی اور غفلت کا اظہار ہو جاتا تھا۔ چنانچہ بلا ہماری طرف سے ابتداء ہونے کے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اپنے اخبار اہلحدیث مطبوعہ ۱۳ - اپریل کے صفحہ ۱۲ پر لکھتے ہیں "جہاں تک معتبر شہادتیں اپنے مبلغوں اور سفیروں کی آئی ہیں۔ ان سب میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ آریوں کی رپورٹیں بھی بہت کچھ مبالغہ آمیز ہیں۔ تو قادیانیوں کی خبریں ان سے بھی بڑھ کر مثلاً مولوی عبد اللہ صاحب سکرٹری انجمن تبلیغ لاہور کا بیان ہے کہ جس گاؤں کی بابت قادیانیوں نے لکھا تھا۔ کہ ہمارے جانے سے وہ محفوظ ہو گیا۔ اس گاؤں کی یہ کیفیت ہے کہ وہ خود بخود اپنے حال پر مضبوط تھا۔ ان کی کارروائی کا کوئی اثر نہ تھا۔ اس کے بعد آریوں کی کوشش سے اس گاؤں میں ۱۶۰ مسلم مرتد ہوئے۔ جس پر مولوی عبد اللہ نے قادیانیوں کی خبر پڑھ کر ان کو کہا کہ تم لوگ کیا کرتے ہو۔ کچھ تو سچ لکھا کرو" پھر آگے چلکر ہماری جماعت کی نسبت لکھتے ہیں کہ یہ لوگ "جعل مار کر شیر کا شکار بتایا کرتے ہیں"۔

اتہام کی تردید لازمی ہے

ہم اس موقعہ پر بلا وجہ اختلاف پیدا کرنا گناہ سمجھتے ہیں۔ لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ اس قسم کے اتہاموں کو اگر رد نہ کیا جاوے۔ تو یہ مضامین آریوں کے لئے ایک زبردست ہتھیار کا کام دینگے۔ اور تبلیغ اسلام کے کام کو نقصان پہنچے گا۔ اس لئے مجبور ہو کر اس امر کی تردید کرتے ہیں ہماری عادت ہے۔ کہ ہم بلا کافی تحقیق کے دشمن کے قول کو بھی رد نہیں کرتے۔ چنانچہ اس خبر کے متعلق بھی ہم نے اپنے صدر دفتر آگرہ سے جواب طلب کیا۔ اس جواب کے موصول ہونے کے بعد ہم وثوق سے لکھ سکتے ہیں کہ یہ مولوی صاحب کی طرف سے ایک اتہام ہے۔ جو محض اسوجہ سے شائع کیا گیا ہے۔ تا لوگوں کو ہم سے نفرت پیدا ہو۔ انھوں نے اس مضمون کو لکھتے وقت اسلام کا فائدہ ہرگز مدنظر نہ رکھا۔ بلکہ اپنے نفس کو خوش کرنے کے لئے آریوں کے ہاتھ میں ایک ہتھیار دیدیا ہے۔ جس سے وہ اسلام پر حملہ کریں۔ ہمیں باوجود ان سے اختلاف رکھنے کے ان سے اس قسم کی امید نہ تھی۔ مولوی صاحب یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ انہوں نے دوسروں کی بات نقل کی ہے۔ کیونکہ انہوں نے صرف مولوی عبد اللہ صاحب کی زبانی ہم پر جھوٹ کا الزام ہی نہیں لگایا۔ بلکہ اس الزام کی تصدیق کی ہے۔ اور اسپر فخر کیا ہے۔ کہ وہ قادیانی جماعت کے دھوکوں میں آنے والے نہیں ہیں۔

مولوی ثناء اللہ کے پیش کردہ بیان کا بیڈھنگا پن

صدر دفتر آگرہ کی طرف سے جو جواب ہمیں موصول ہوا ہے۔ وہ منشی غلام نبی صاحب ایڈیٹر الفضل کا لکھا ہوا ہے۔ اس کے بعض اقتباسات ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔ "یہ معتبر شہادت بذات خود ایسی بے ڈھنگی اور بے سروپا ہے۔ کہ کوئی معقول پسند انسان ذرا بھی اس کو وقعت دینے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ اول تو اس کے متعلق اس امر کا کوئی ثبوت نہیں دیا کہ مولوی عبد اللہ صاحب قصوری نے یہ کہا بھی ہے یا نہیں۔ اور وہ اہلحدیث کے الفاظ کی ذمہ داری لینے کے لئے کہاں تک تیار ہیں۔ دوسرے اس گاؤں کا نام نہیں بتایا گیا۔ جس میں شہادت کا ذکر کیا گیا ہے تیسرے یہ بھی نہیں بتایا گیا۔ کہ مولوی عبد اللہ نے کون کون سے "قادیانیوں" سے کہا تھا کہ تم لوگ کیا کرتے ہو۔ کچھ تو سچ لکھا کرو۔ ان سب امور کو پردہ راز میں رکھنا اور بقول آگرہ کے ایک ادیب کے جنہیں اتفاقاً اہلحدیث کا پرچہ پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ الفاظ کو چبا کر پیش کرنا بتاتا ہے کہ اس بیان میں قطعاً صداقت نہیں ہے۔ اور جب تک مولوی ثناء اللہ امور مندرجہ بالا کو پایہ ثبوت تک نہ پہنچائیں اس وقت تک ہر سمجھدار انسان اس بیان کو مولوی عبد اللہ صاحب کی طرف منسوب کرنے کی بجائے مولوی صاحب کا اپنا افتراء اور کذب بیانی سمجھیگا۔ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب نے ہماری عداوت اور بغض کی وجہ سے یہ فرضی بیان ہمارے خلاف شائع نہیں کیا۔ اور صریح غلط بیانی سے کام نہیں لیا۔ تو چاہیئے کہ اسے ثابت کریں ۔

انجمن تبلیغ لاہور کے انچارج کا بیان

علاوہ اس بیان کے قابل وثوق ہونے کا ہم ایک اور بھی ثبوت پیش کرتے ہیں اور وہ یہ کہ فتنہ ارتداد کے اس علاقہ میں جہاں ہمارے مبلغین کے علاوہ انجمن تبلیغ لاہور کے مبلغ بھی

کام کر رہے ہیں۔ اس میں انجمن مذکور کی طرف سے جو مولوی صاحب انچارج ہیں۔ انہیں قطعاً کسی ایسے گاؤں کا علم نہیں۔ جس کا ذکر اہل حدیث نے مولوی عبداللہ صاحب کی طرف منسوب کر کے کیا ہے۔ چنانچہ جب میں نے بذریعہ تحریر ان سے دریافت کیا۔ کہ اخبار اہلحدیث ۱۳۔ اپریل ۱۹۲۳ء میں مولوی عبداللہ صاحب قصوری کا بیان جس گاؤں کے متعلق شائع کیا۔ اس کی نسبت اگر آپ کو کچھ علم ہو۔ تو آپ آگاہ فرما دیں۔ تو اس کا جواب مولوی صاحب موصوف نے حسب ذیل تحریر فرمایا:۔

"مکرم بندہ جناب ایڈیٹر صاحب الفضل زاد عنایتکم
علیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ بجواب تحریر مورخہ ۱۵۔ اپریل قلمی ہے۔ کہ مجھے تا ہنوز کسی ایسے گاؤں کا علم نہیں ہے۔ جس کی بابت مولوی عبداللہ صاحب کے متعلق اہل حدیث مورخہ ۱۳۔ اپریل میں اشارہ کیا گیا ہے۔ مولانا صاحب گوڑگاؤں کے علاقہ میں ہیں۔ اور وہاں کے مبلغین کی رپورٹیں لاہور جاتی ہیں۔ آپ ان سے دریافت کر سکتے ہیں"

احقر محمد یعقوب خان - ۱۸/۴/۲۳

گوڑگاؤں کے علاقہ میں کوئی قادیانی احمدی مبلغ نہیں

اب قابل غور بات یہ ہے کہ جو صاحب انجمن تبلیغ کے اس علاقہ کے انچارج ہیں۔ اور جو اسی علاقہ میں قیام رکھتے ہیں۔ جہاں احمدی مبلغ بھی کام کر رہے ہیں۔ جب ان کو کسی ایسے گاؤں کا علم نہیں۔ جس کا ذکر اہل حدیث نے کیا ہے تو مولوی عبداللہ صاحب کو دوسرے علاقہ میں بھیجنے کا کیسے علم ہو گیا۔ اور یہ اگر اس علاقہ کا کوئی گاؤں ہوتا جہاں مولوی عبداللہ صاحب کام کر رہے ہیں یعنی ضلع گوڑگاؤں میں تو وہاں اس مدت تک جماعت احمدیہ قادیان کا کوئی مبلغ گیا ہے۔ اور نہ وہاں کے کسی گاؤں کے متعلق ہماری طرف سے آج تک کوئی رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ اس صورت میں یہ شہادت ہمارے خلاف کس دیانت اور کس امانت کے رو سے پیش کی جا سکتی ہے۔ غرض ہر طرح یہ بات ثابت شدہ ہے کہ ہمارے خلاف اہلحدیث کا بیان بالکل غلط اور قطعی جھوٹ اور محض افترا ہے۔ جو مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنی عادت سے مجبور ہو کر باندھا ہے۔

اہل حدیث کی غلط بیانی کو ثابت کرنے کے بعد میں ان رپورٹوں کے متعلق جو ہماری طرف سے اخبارات میں شائع ہوتی ہیں۔ یہ کہدینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ اگر دوسری انجمنوں کی رپورٹوں سے ان کا مقابلہ کر کے دیکھا جاوے۔ تو ایک بہت بڑا فرق نظر آوے گا۔ جو یہ ہے کہ جہاں ہم اپنے حلقہ تبلیغ کی کسی خوش کن خبر کی اطلاعات اخبارات کو دیتے ہیں۔ وہاں خطرہ اور نقصان کے پہلو بھی نظر انداز نہیں کرتے۔ اور اگرچہ وہ لوگ جو مرتد ہوتے ہیں۔ آریوں کی سالہا سال کی کوششوں اور مختلف اقسام کے دباؤ کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ جن کی روک اور تھام آسان اور چند دن کا کام نہیں۔ تاہم ان کے ارتداد کی خبر کو ہم نے کبھی اس لئے نہیں چھپایا کہ ہمارے حلقہ عمل کی خبر ہے۔ اور اس سے ہماری بدنامی ہوگی بلکہ اس خبر کی ہم خود اشاعت کرتے ہیں۔ اور ایسا کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ تاکہ باہر کے لوگ خطرہ کی اہمیت لگانے میں غلطی نہ کریں۔ چنانچہ جہاں جہاں ہمارے علاقہ میں ارتداد بھی ہوئی ہے۔ اس کا ذکر ہماری رپورٹوں میں موجود ہے اور ہم ہر ایک خبر کو شائع کرتے وقت پوری احتیاط سے کام لیتے ہیں۔ لیکن چونکہ یہ میدان جنگ ہے۔ اور جنگ میں جہاں تک مقابلہ کی جزئیات کا تعلق ہے۔ کبھی کوئی پہلو جھک جاتا ہے۔ کبھی کوئی۔ اس لئے ایک وقت کی حالت کے متعلق جو خبر دی جاوے۔ دوسرے وقت اگر اس میں تغیر پیدا ہو جاوے۔ تو پہلی خبر کو جھوٹ نہیں قرار دیا جا سکتا۔ اور نہ کوئی عقلمند اس کو مبالغہ آمیز کہہ سکتا ہے۔ اور ہم تو خبروں کی اشاعت میں یہاں تک احتیاط کرتے ہیں۔ کہ بعض اوقات ہمارے لوگ اس سے ناجائز فائدہ اٹھا کر ہمارے مبلغین کی کوششوں کے نتائج شائع کر دیتے ہیں" ٭

مولوی ثناء اللہ کو چیلنج۔

صدر دفتر آگرہ کے اس جواب کو پڑھنے کے بعد اور خود انجمن دعوت و تبلیغ کے اس نمائندہ کی شہادت جو اس جگہ پر کام کر رہا ہے۔ جس جگہ ہمارے مبلغ ہیں ہم سمجھتے ہیں۔ کہ حق پسندوں کو اس امر میں شبہ کرنے کی گنجائش نہ رہیگی۔ کہ مولوی صاحب نے سخت تعصب اور ضد سے کام لیا ہے۔ اور ہماری مخالفت میں اسلام کو نقصان پہنچانے میں دریغ نہیں کیا۔ اور ہم جمیع اخبارات اور پبلک سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ اس قسم کے خود مطلب لوگوں کو اس قسم کے غلط اتہامات سے باز رکھیں۔ ورنہ چونکہ اس قسم کی باتوں کی اشاعت سے تبلیغ اسلام کے کام میں روک پیدا ہوتی ہے۔ اور دشمن ان کے ذریعہ سے ملکانوں کو ہمارے خلاف اکسا سکتا ہے۔ اس لئے ہم مجبور ہونگے۔ کہ اس قسم کے لوگوں کے ہم نوا کارکنوں کی بعض ایسی کارروائیوں کو بطور جواب پبلک میں لائیں۔ اور اس وقت پھر ہم پر کوئی الزام نہیں ہوگا۔ ہم آخر میں مولوی ثناء اللہ صاحب کو بھی چیلنج دیتے ہیں۔ کہ اگر ان کا یہ الزام سچ ہے۔ تو ان کو ثابت کر دکھائیں ہم وعدہ کرتے ہیں۔ کہ اگر وہ ثابت کر دیں کہ قادیانی مبلغ گوڑگاؤں کے علاقہ میں کام کر رہے ہیں۔ اور ان کے مبلغ سے مولوی عبداللہ صاحب نے مشتہرہ گفتگو کی ہے۔ اور اس قسم کی خبر ان کی طرف منسوب کی ہے۔ تو ہم ایک ہزار روپیہ انکو انعام دینگے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ پبلک ان کو اس چیلنج کے منظور کرنے پر مجبور کریگی۔ تا آئندہ کے لئے اس قسم کے جو فروش گندم نما مولویوں کو اسلام کے کام میں روک ڈالنے اور اپنے ذاتی بغض و عناد پر اسلام کے فوائد کو قربان کرنے کی جرأت نہ ہو۔

خاکسار

میرزا شریف احمد (لیفٹیننٹ)
نائب ناظر صیغہ انسداد ارتداد
قادیان ضلع گورداسپور

ہندو کی تعریف - آریوں سناتنیوں کے سوا کوئی ہندو نہیں

۱۹ اپریل کے اخبار آریہ گزٹ دہلی میں ایک نوٹ بعنوان

"دکن میں شدھی کا ڈنکہ" شائع ہوا ہے - جس میں ہندو سبھا پونا کی تیسری مجلس کا ذکر ہے جس میں اس بات پر بحث کی گئی - کہ ان لوگوں کو اپنے ساتھ ملانا چاہیئے - جو ہندوؤں سے علیحدہ ہو چکے ہیں - اس مجلس میں ہندو کی تعریف یہ کی گئی -

"وہ آدمی جو ویدوں کو یا ویدوں کے آدھار پر جو پستکیں لکھی گئی ہیں - مانتا ہے - ہندو ہے"

باوجود اس کے کہ اس مجلس میں "معزز برہمن - اور میلی جینی شریک تھے" "تاہم مندرجہ بالا تعریف کو عام طور پر تمام حاضرین نے منظور کر لیا"

اگر ہندو کی مندرجہ بالا تعریف صحیح ہے اور اسکو عام طور پر وہاں منظور بھی کیا گیا تھا - تو ہم چیلنج کرتے ہیں کہ ہندوستان کی اکثر ہندو کہلانے والی اقوام کو ہندو ثابت کیا جائے -

بدھ ہندو ہیں مگر وہ ہندو اس تعریف کی رو سے نہیں کہلا سکتے - جینی ویسے قطعاً اس تعریف کی رو سے ہندو ثابت نہیں ہو سکتے - وہ وید اور ویدوں کی ماتحت کتابوں کے منکر ہیں - آریہ سے نہیں اپنے جنم دن سے وہ ویدکے جانی دشمن ہیں - یقین نہ ہو تو سیتارتھ پرکاش پڑھ لیجئے - دیو سماجی جو خدا کے منکر ہیں - ویدوں کے دشمن ہیں - ہندو شمار ہوتے ہیں ہندوؤں سے انکے رشتے ناطے ہوتے ہیں لیکن ان کو کوئی ہندو ثابت تو کرے - ممکن ہے کہ دیو سماج والے ہندو کہلانے سے انکار کریں - مگر ہندو ان کے ہاتھ سے اور وہ ہندوؤں کے ہاتھ سے کھاتے پیتے ہیں - اسی طرح ہندوستان میں اس قسم کے گروہ پائے جاتے ہیں جو وید کے مخالف ہیں - لیکن ان کو ہندو کہا جاتا ہے -

پس اگر یہ تعریف صحیح ہے تو ضروری ہے کہ اس تعریف کے مطابق ان اقوام کا ہندو ہونا ثابت کیا جائے -

اس مجلس میں یہ سوال بھی اٹھایا گیا کہ ان لوگوں کو ہندو بنایا جائے - جو بیس سال قبل مسلمان یا عیسائی ہوئے ہیں نہ صرف یہ کہ انہی کو بلکہ ان کو بھی مسلمان بنایا جائے - جو پیدائشی عیسائی یا مسلمان چلے آتے ہیں سوال یہ ہے کہ کیا مسلمان اسطرح دوسروں کا شکار ہوں گے - لیکن ہمیں یقین ہے - کہ کفر اسلام کو نہیں بلکہ اسلام کفر کو کھا جائیگا - کیونکہ اس زمانہ کا مامور کہتا ہے ٥

علاقہ ارتداد میں علماء دیوبند کا شغل

اسلامی اخبارات کی توجہ کے قابل

افسوس ہے کہ یہ فرض بہت ہی تلخ ہے - جو ہمیں اسوقت ادا کرنا پڑا ہے - اگر ہماری ذاتیات کا سوال ہوتا تو ہم کبھی اس کا ذکر بھی نہ کرتے - کیونکہ علماء کی مخالفت کو ہم خوب جانتے ہیں - یہ ہمارے لئے بجائے مضر ہونے کے بحمد اللہ مفید ہی ہوا کرتی ہے - مگر اس کے مواقع ہوتے ہیں - ساری اخباری دنیا جانتی ہے - کہ جماعت احمدیہ کے امام والا مقام نے بہ بانگ بلند اعلان عام فرمایا ہے کہ اس وقت ملکانے محمد رسول اللہ کی رسالت کا انکار کر کے ان لوگوں میں شامل ہونے کو تیار ہیں - جو اس قدوسیوں کے سالار لشکر کے دشمن اور معاند ہیں - اس وقت ہر ایک مسلمان کہلانے والے کا فرض ہے کہ ان کو اس دربارہ سے بغاوت کرنے سے بچائے - وہ اپنی حالت پر قائم رہیں - اگر وہ مقلد ہوں تو رسالت محمدیہ کے ضرور قائل ہوں گے - اگر شیعہ ہوں تو رسالت محمدیہ کو مانینگے - اگر وہابی یا اہلحدیث ہوں تو محمد صلعم کی رسالت پر یقین رکھیں گے - اگر چکڑالوی ہوں تو بھی توحید و رسالت محمدیہ کے ماننے کے بغیر چارہ نہیں - اگر احمدی ہوں گے تو ان کو کلمہ طیبہ ہی پر ایمان رکھنا ہوگا - اور اسی نام کی منادی دنیا میں کریں گے - غرض فرقہ اسلامیہ میں سے کسی فرقہ کے مبلغوں کے ذریعہ بھی وہ اسلام پر قائم ہوں اس سے بہر حال بہتر رہینگے - کہ وہ سیتارتھ پرکاش کے چودہویں باب کے مصنف کے ہم عقیدہ ہو کر خدا کے برگزیدہ نبی کو گالیاں دیں - اور خوش ہوں - آپ نے اعلان کیا کہ اس وقت تم اس بحث کو چھوڑ دو کہ وہ مسلمانوں کے کس فرقہ میں داخل ہوتے ہیں - تم اس کی فکر کرو - کہ وہ مسلمان ہی رہیں - کیونکہ مسلمانوں کے کسی نہ کسی فرقہ میں رہنا مرتد ہو کر ملکوں کے سردار محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینے والوں میں شامل ہو کر حضور اقدس و اعلیٰ خاتم النبیین کو گالیاں دینے لگنا بہر حال ہزار ہا کروڑ ہا درجہ بہتر ہے -

لیکن افسوس ہے کہ علماء نے اس نکتہ کو نہیں سمجھا وہ آریوں کا مقابلہ کرنے کے بجائے ہمارے مبلغوں کو ان مسائل میں مباحثہ کرنے کیلئے الجھانے کی سر توڑ کوشش میں مگن ہیں - جو ہم میں اور غیر احمدی علماء میں مابہ النزاع ہیں -

ذیل میں ایک احمدی مبلغ مولوی عمر الدین صاحب احمدی جالندھری کے ایک خط کا اقتباس بلفظہٖ درج کیا جاتا ہے - جس سے علماء کی روش کا پتہ لگ جائیگا ہم اس مقام اور محل کا ذکر چھوڑتے ہیں - حسب ضرورت وہ بھی ظاہر کر دینگے - وہ ایک دیوبندی عالم صاحب کے متعلق لکھتے ہیں - کہ

"انہوں نے بہت زور لگایا کہ میں ان سے احمدیت کے متعلق بحث کروں - مگر خاکسار نے انکو صاف الفاظ میں کہدیا کہ اس وقت ہم کسی سے احمدیت کی بحث نہیں کرتے - ہم اپنی تمام تر توجہ ملکانوں پر لگا رہے ہیں - اس پر انہوں نے کہا کہ ہم جہاں جہاں احمدی ہیں ان کو وہاں سے نکلوا دینگے - اور ہم پہلے ملکانوں کو بھی یہی کہینگے - کہ یہ لوگ خلاف شریعت چل رہے ہیں - اور کافر ہیں - ان کی باتیں نہ سنو - اور یہ بھی کہا کہ ہم ..... بھی جانے والے ہیں - وہاں کے ملکانوں کو بھی آگاہ کریں گے - خاکسار نے یہی کہا کہ ان باتوں کے متعلق ہمارے افسر آپ سے فیصلہ کر دینگے"

اصل خط ہمارے پاس موجود ہے - اس سے ظاہر ہے کہ ہمارے مبلغوں کا ان علاقوں میں کیا طریق عمل ہے - مگر برخلاف اس کے دیگر علماء کا بجائے آریوں کے مقابلہ کرنے کے ہمارے متعلق کیا طریق ہے - یہ ایک مثال ہی اس قسم کی آئے دن روزانہ ڈاک میں ہمارے ہیڈ آفس میں مثالیں پہونچ رہی ہیں - یہ بات ظاہر ہے کہ جب علماء ہمارے مبلغوں کو اس علاقہ میں بحث کرنے کے لئے مجبور کرتے رہیں گے - اور نزاکت وقت کا خیال نہیں رکھیں گے - تو نتیجہ کیا ہو گا -

صاحبان اخبارات کا فرض ہے کہ اس پر ... مواخذہ کریں ٭

مسلمانوں پر دو طرفہ حملے

گوجرانوالہ میں اہلسنت والجماعت کا ایک جلسہ ہوا۔ اور ایک عربی مدرسہ کھولنے کی تجویز ہوئی۔ جو دیوبند کے ماتحت ہوگا۔ وہاں پر اس حشر انگیز زمانہ میں علماء اسلام نے سب سے پہلے جو کام کیا وہ یہ تھا کہ وہ لوگ جو آریوں کے مقابلہ میں اسلام کی طرف سے سینہ سپر ہیں۔ ان کو اپنے حملوں کا نشانہ بنایا۔ چنانچہ ذیل کے خط سے اس افسوسناک واقعہ پر کچھ روشنی پڑیگی

گوجرانوالہ کی "انجمن اہل سنت والجماعت کا پہلا جلسہ ۷-۸ر اپریل کو ہوا۔ ہمارے سید و مولا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر گندے سے گندے اعتراض کئے گئے اور بہتان باندھے گئے۔ عوام کے جذبات کو ہمارے خلاف بھڑکایا گیا۔ اور ان کو سخت مشتعل کیا گیا۔ ہمیں مرتد او رواجب القتل ٹھہرایا گیا۔ ہمارے ساتھ بول چال۔ لین دین۔ کھانا پینا ممنوع قرار دیا گیا۔ ہندوؤں۔ آریوں۔ عیسائیوں مشرکوں وغیرہ کے ساتھ ملنا ممکن۔ لیکن احمدیوں کے ساتھ ملنا ناممکن قرار دیا گیا۔ غرض ہر طرح سے زہر اگلا گیا ان باتوں میں زیادہ تر حصہ مرتضیٰ حسن نامی مولوی دیوبندی نے لیا۔

اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ہماری جماعت کو عام طور پر بائیکاٹ کر دیا گیا ہے۔ مسجدوں کے دروازوں پر اشتہار لگا دئے ہیں۔ کہ کوئی احمدی یہاں نماز نہ پڑھے۔ اور نہ پانی لے۔ جس جس برادری میں کوئی احمدی ہے وہاں تحریک کیگئی ہے۔ کہ احمدیوں سے مکمل مقاطعہ کیا جاوے اور ان کو ہر طرح تنگ کیا جاوے۔ چنانچہ ہمارے برادری نے جس کے چند آدمی اس انجمن کے سرگرم کارکن ہیں۔ اس بات میں اقدام کیا ہے۔ کہ ہم سے بالکل ترک موالات کیا جاوے۔ ہمارے ساتھ برتنا کھانا اور پینا بند کر دیا گیا ہے۔ اور جو ہمارے ساتھ تعلق رکھے اس کے ساتھ بھی قطع تعلق کا فتوےٰ ہے۔"

ایک طرف آریہ مسلمانوں پر حملہ آور ہیں اور دوسری طرف علماء اسلام مگر اس نازک وقت میں ہم اپنے احمدی بھائیوں کی یہ ہتک کرنا نہیں چاہتے۔ کہ وہ گھبرا گئے ہیں۔ کیونکہ مخالفتوں سے گھبرانا احمدیت کی سرشت میں نہیں رکھا گیا۔ ہاں یہ ضرور کہیں گے۔ کہ آزمائشیں اہل حق جماعتوں پر آیا ہی کرتی ہیں۔ جو ان آزمائشوں میں سے کامیاب نکلے۔ سمجھو کہ اس نے منزل کو اپنے قریب تر کر لیا۔ پس یہ تکالیف آپ کے لئے انشاء اللہ ضرور ذریعہ ترقی ہوں گی۔ آپ خدمت دین میں لگے رہیں۔ اور اپنے بھولے ہوئے بھائیوں کے لئے دعا کیجیئے کہ اللہ تعالیٰ ان کو سمجھ دے۔ اور ان پر حق واضح ہو۔

مسلمان ہندوؤں کو اپنا مسلمان بھائی بنانا چاہتے ہیں

۱۹ر اپریل کو آریہ گزٹ نے ہم سے سوال کیا ہے کہ "مسلمان بھائی کیا چاہتے ہیں" اور پھر لکھا ہے کہ "آج مسلمان بھائیوں کی طرف سے یہی مطالبہ ہو رہا ہے کہ شدھی کے کام کو بند کر دیا جائے۔"

پہلے سوال کا جواب دینے سے پہلے ہم دوسری بات کے متعلق یہ لکھنا چاہتے ہیں۔ کہ کوئی دین سے واقف اور اسلام کو خدا کا دین سمجھنے والا مسلمان ہندوؤں کے آگے ہاتھ جوڑ کر یہ ذلت آفریں سوال کر کے اپنی ہتک نہیں۔ مقدس اسلام کی ہتک کرنا گوارا نہیں کر سکتا۔ کہ تم "شدھی" بند کر دو۔ کیونکہ اسلام کہتا ہے کہ تمام دنیا کو اپنے مذہب میں آزادی ہے۔ ہر ایک شخص مذہب کے بدلنے میں آزاد ہے۔ ہاں اگر آپ سے کسی نے یہ کہا ہے کہ صاحب جھوٹے اعتراضات اور بے بنیاد اتہامات سے بے خبر لوگوں کو اسلام سے بدظن نہ کرو۔ بلکہ اپنے مذہب کی خوبیاں پیش کرو۔ اور بتاؤ کہ آریہ دھرم میں یہ روحانیت ہے اور اس طرح اس سے پرمیشور خوش ہوتا ہے۔ اور اس سے آپ نے یہ سمجھ لیا کہ مسلمان چاہتے ہیں۔ کہ شدھی بند کرو۔ تو یہ آپ کی غلط فہمی ہے۔ ہماری طرف سے آپ کو اذن عام ہے۔ کہ آپ آریہ دھرم کی تمام خوبیاں پیش کر کے حتیٰ کہ نیوگ جیسی پوتر تعلیم بھی پیش کر کے ان لوگوں کو آریہ بنانا چاہتے ہیں۔ تو بڑی خوشی سے بنائیں۔ لیکن جھوٹ اور فریب اور دجل سے کام نہ لیں۔

اب رہا آپ کا سوال سو اس کا جواب صاف ہے۔ کہ ہاں بھائی مسلمان تمام ہندو بھائیوں اور صرف ہندو بھائیوں کو ہی نہیں بلکہ تمام دنیا کو مسلمان بنانا چاہتے ہیں۔ کیونکہ مسلمان بھائی نہیں دیکھ سکتے کہ ان کے ہندو بھائی دنیا اور آخرت میں آگ میں جلیں۔ پس برادرانہ ہمدردی کا اقتضاء ہے کہ مسلمان اپنے ہندو بھائیوں کیلئے وہی پسند کریں۔ جو ان کے نزدیک دنیا اور مافیہا میں سب سے مرغوب چیز ہو۔

کبھی غالب بھی چھاتی پیٹا کرتے ہیں؟

۱۹ر اپریل کے آریہ گزٹ میں ایک نوٹ بعنوان "آریوں پر غم و غصہ" نکلا ہے۔ جس میں مسلمان اخباروں کی شکایت کی گئی ہو کہ وہ آریوں کی مکاریوں کا کیوں راز طشت از بام کرتے ہیں اور ہمارے متعلق یہ لکھا ہے۔ کہ

"قادیان والے چھاتی پیٹتے ہیں تو ان سے آریوں کی صدا نکلتی ہے۔"

مہاشہ صاحب کو معلوم نہیں کہ احمدی چھاتی نہیں پیٹا کرتے۔ چھاتی وہ پیٹتے جس کی چھاتی آرزوؤں اور ناکامیوں کا مرگھٹ بنی ہوئی ہو۔ احمدی خدا کے فضل سے غالب اور کامیاب ہیں۔ دنیا میں کبھی غالبوں نے بھی چھاتی پیٹی ہے۔ البتہ اس واقعہ کو دنیا جانتی ہے۔ کہ احمدیوں کی دعا گھروں میں ماتم ڈلوا دیا کرتی ہے۔ اور اس سے بہت سے مہاشہ اور ان کے متعلقین چھاتیاں پیٹتے اور سر نوچتے بازاروں میں پھرا کرتے ہیں۔ کیا آپ اس سے ناواقف ہیں۔ سہ

جسکی دعا سے آخر لیکھو مرا تھا کٹ کر۔ ماتم پڑا تھا گھر گھر وہ میرزا یہی ہے

آریہ ملکانوں کو اچھوت سمجھتے ہیں

آریہ اخبارات میں بار بار لکھا جاتا ہے۔ کہ ملکانوں کو شدھ کیا جاتا ہے۔ جس کے معنے ہیں۔ کہ وہ ناپاک ہیں۔ اور اب ان کو پاک کیا جا رہا ہے۔ گویا وہ اچھوت ہیں ذلیل ہیں یہ ہیں وہ ہیں لیکن ظاہر ہے۔ کہ اس سے بڑھکر ہندوستان کے

سپوت راجپوتوں کی اور کیا ہتک ہو سکتی ہے۔ کہ ان کو اچھوت کہا جائے۔ لیکن پہلے تو ان کو شدھ اور اشدھ کے چکر میں ہی ڈالا ہوا تھا۔ مگر اب کھلے لفظوں میں انکو اچھوت قرار دیا جاتا ہے۔ چنانچہ ۱۵۔ اپریل کے پرتاپ میں ایک مکالمہ شایع ہوا ہے۔ جو راج گوپال چاریہ اور کنور چاند کرن شاردا کے مابین ہے۔ لکھا ہے کہ:۔

"ہندوستانی سے شدھی کا کام کئے جائیں مسلمانوں کو نہ چڑائیں۔ بلکہ جیسے اچھوتوں کو آپ اوجھکا دینے پر زور دیتے ہیں۔ ویسے ہی ان ملکانہ راجپوت بھائیوں کو برادری میں پرویش کرنے کا مندروں میں جانے کا حق دلادیں"

یہ ایک سوال کی عبارت ہے ہمارا سوال یہ ہے کہ اچھوت ہندوؤں کو مسلمان برنوں میں سے کسی ایک سے بھی تعلق نہیں رکھتے۔ برخلاف اس کے ملکانہ راجپوت نہ صرف ان کی معزز برنوں سے ایک ہیں۔ بلکہ اعلیٰ درجہ کی برن سے متعلق ہیں۔ پس راجپوتوں کو مرتد کرنے کے لئے اچھوتوں کی تمثیل دینا ان کی کتنی بڑی ہتک اور ذلت کرنا ہے

النظر

دعوة اسلام دہلی

دہلی سے شدھی سبھا کا ایک اخبار زیر سرپرستی شردھانند جی بنام "تیج" روزانہ شائع ہونے لگا ہے۔ اس ضرورت کو محسوس کر کے جناب حافظ شفیع احمد صاحب نے ایک اخبار جس کا نام "دعوة الاسلام" ہے روزانہ جاری کیا ہے۔ جس کی ضخامت ۸ صفحے ہوتے ہیں۔ اس اخبار میں روزانہ وہ رپورٹیں شایع ہوتی ہیں۔ جو علاقہ ارتداد کی خبروں پر مشتمل ہوتی ہیں۔ یہ خیال کر کے حافظ صاحب احمدی ہیں۔ دہلی کے متعصب لوگ اس مفید اخبار کو بائیکاٹ کرنے پر تلے ہیں۔ حالانکہ وہی پرتاپ اور کیسری وغیرہ اخبار و کو شوق سے پڑھتے ہیں۔ بعض با وجود مخالفت کے انکو بھی ذوق سے پڑھتے ہیں۔ اس اخبار میں ان رپورٹوں کے علاوہ دنیا کی خبروں کے خلاصے درج کئے جاتے ہیں۔ احباب جماعت اس اخبار کی ترقی اشاعت کی طرف توجہ فرمائیں۔ مفید کام کر رہا ہے۔ قیمت فی پرچہ ...

انسداد فتنہ ارتداد کے متعلق احمدی مبلغین کی مساعی

از جناب منشی غلام نبی صاحب۔ ایڈیٹر الفضل مقیم آگرہ

خدا کے فضل و کرم سے ہمارے مبلغ اپنے اپنے حلقوں میں نہایت تن دہی اور کوشش سے ہر طرح کی مشکلات اور تکلیف برداشت کرتے ہوئے کام کر رہے ہیں۔ ان کا جہاں یہ کام ہے۔ کہ آریہ کے مدنوں کے پیدا کئے ہوئے شکوک لوگوں سے زائل کرنے کی سعی کریں۔ وہاں ان کا یہ بھی فرض ہے۔ کہ ملکانوں کو تعلیم اسلام سے واقف کریں۔ اور آہستہ آہستہ ضروری باتیں سکھائیں۔ اس غرض کے لئے متعدد دیہات میں مستقل طور پر مبلغین کو متعین کر دیا گیا ہے۔ اگرچہ ایسے دیہات میں جہاں کے لوگ اسلام سے بالکل بیگانہ ہیں۔ جہاں کئی سالوں سے آریہ لوگوں کو ورغلانے میں مشغول ہیں۔ اور جہاں کے لوگ غربت اور افلاس کی وجہ سے ہندو ساہو کاروں کے ہاتھ بک چکے ہیں۔ وہاں فوری طور پر خاص تغیر پیدا ہو جانا تو محال ہے۔ لیکن موجودہ آثار مستقبل کے خوشگوار ہونے کی امید ضرور دلا رہے ہیں۔

نوگانواں جہاں شدھی کرنے کے متعلق حال میں آریوں نے حد درجہ کی غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ وہاں کے متعلق اطلاع پہنچی ہے۔ کہ ۱۳۔ اپریل جمعہ کی نماز میں ۱۷ ملکانے راجپوت شامل ہوئے۔ اور دوسری نمازوں میں بھی آتے ہیں۔ اگرچہ اس گاؤں میں مسجد پہلے سے موجود تھی۔ لیکن جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے اس کی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ ہمارے مبلغین نے اس مسجد کو آباد کیا۔ اور لوگوں کو نماز کی طرف توجہ دلانی شروع کی جس کا نتیجہ بفضل خدا امید افزا نکل رہا ہے۔ کئی لڑکے لڑکیاں جوان بوڑھے شوق سے نماز سیکھتے ہیں۔

موضع نوجھا مولوی شیخ عبد الرحیم صاحب نو مسلم مقیم ہیں۔ منظور یہاں ان کے جانے سے قبل اکثر لوگ اتنے ہو چکے تھے۔ وہاں کے ۱۳ گھر اس وقت تک شدھی کو خیرباد کہہ چکے ہیں۔ یہاں کے لوگوں کو بھی اسلامی تعلیم دی جا رہی ہے۔

ریاست بھرت پور کا گاؤں وکرن جہاں کے لوگوں کو آریوں نے اس قدر مشتعل کر رکھا تھا کہ ہمارے آدمیوں کو وہ گاؤں میں ٹھہرنے تک کی اجازت نہ دیتے تھے اور بعض اوقات مارنے پر بھی آمادہ ہو گئے۔ وہاں کی حالت بھی بفضل خدا تغیر واقعہ ہو رہا ہے۔

میاں محمد دین صاحب برادر ماسٹر ظہیر الدین صاحب بی اے بی ٹی ضلع فرخ آباد کے ایک گاؤں کے متعلق لکھتے ہیں کہ وہاں کے لوگوں کو فتنہ ارتداد کی طرف توجہ دلائی گئی اس پر کئی لوگوں نے اسی دن نہا دھو کر اور کپڑے صاف کر کے نماز پڑھنی شروع کر دی۔ اس گاؤں میں اس سے قبل کوئی ایک شخص بھی نماز نہ پڑھتا تھا۔

بابو جمال الدین صاحب ضلع ایٹہ کے ایک گاؤں میں مقیم ہیں۔ جہاں نماز پڑھاتے اور بچوں کو تعلیم دیتے ہیں۔ اسی ضلع میں کے ایک دوسرے دیہہ میں میاں محمد حسین صاحب قادیانی بچوں کو پڑھاتے اور تبلیغ اسلام کرتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ ایک آریہ پرچارک سے انکی گفتگو ہوئی۔ نیوگ کے متعلق جب اسے بتایا گیا تو اس نے انکار کر دیا۔ لیکن ستیارتھ پرکاش سے حوالہ دکھانے پر مان گیا۔ آخر اس نے تعلیم اسلام سے واقفیت حاصل کرنے کی خواہش ظاہر کی۔

مولوی عبد الصمد صاحب ریاست بھرت پور کے ایک گاؤں میں رہتے ہیں۔ جہاں ایک دن وہ لوگوں کو جمع کر کے گفتگو کر رہے تھے۔ کہ ایک آریہ جو پوشیدہ طور پر مجمع میں موجود تھا۔ بول پڑا۔ اور اس سے گفتگو شروع ہو گئی۔ اس نے راجپوتوں کو یہ کہکر ورغلانا چاہا کہ تم لوگوں کو زبردستی مسلمان بنایا گیا ہے۔ لیکن لوگوں نے خود اس کی تردید کی۔ اور اس سے خاموش ہونا پڑا۔ اور اس گاؤں کے لوگوں نے مدرسہ کے لئے ایک مکان دیدیا ہے۔ جہاں لڑکے پڑھتے ہیں۔ اس گاؤں میں مدرسہ کے لئے ایک مکان تجویز ہو گیا ہے۔ اور رات سے لڑکوں نے پڑھنا شروع کر دیا ہے۔

جناب چودھری محمد عبد اللہ خان صاحب بی۔ اے بی

ملکانہ مسلمان راجپوتوں کا اسلامی جوش
آریوں کو دعوت مقابلہ
اشدھ ہونے والوں سے ہندوؤں کا سلوک

ذیل میں موضع بھوبت پور ضلع ایٹہ کے ایک معزز ملکانہ جناب رستم خان صاحب کا مضمون درج کیا جاتا ہے جو انہوں نے خود قلمبند کر کے اخبار میں شایع کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ اگر ہر جگہ کے ملکانے راجپوت اسی طرح جرأت اور بہادری سے کام لیں۔ اور اپنے مذہب پر قائم رہنے کے لئے ایسا ہی جوش دکھائیں جیسا کہ رستم خان صاحب کے مضمون سے ظاہر ہے تو آریوں کی کیا مجال ہے۔ کہ ملکانوں کو اپنے دام فریب میں لاسکیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ رستم خان صاحب اور ان کے احباب نہ صرف اپنے گاؤں کو آریوں کے اثر سے محفوظ رکھنے کی کوشش کرینگے۔ بلکہ ارد گرد کے دیہات کی حفاظت کا بھی انتظام کرینگے۔ اور ہمارے مبلغین کی اس کام میں ہر طرح امداد فرمائینگے۔

(ایڈیٹر)

اب تک ملکانہ راجپوتوں میں اسلامی جوش موجود ہے ۱۲۔ اپریل ۱۹۲۳ء کو دو لڑکے موضع جواہر پور ارتھرا سے کہ جو اس موضع کے نہیں تھے۔ دھوکہ دیکر آریہ لوگ ایٹہ کو لے گئے۔ ہر دو لڑکوں کی عمر بارہ و چودہ سال کی تھی۔ مگر چونکہ اسلامی جوش ہنوز ان کے دلوں سے نہیں گیا تھا۔ ان کے والدین و نیز گاؤں کے لوگ ان کو سمجھا کر پھر واپس لے آئے۔ موضع بھوبت پور میں ہر چند آریہ لوگوں نے کوشش کی۔ اور لوگوں سے کہا۔ کہ تم کو زبردستی مسلمان کر لیا گیا تھا۔ ہم تم کو مکرر ہندو سبھا میں لے کر اپنے میں ملا لینگے۔ اور شادی بیاہ ہم لوگوں میں ہو نکلیگا۔ مگر چونکہ موضع بھوبت پور کے ملکانہ راجپوتوں میں کافی جوش اسلامی ہے۔ اس لئے آریہ لوگوں کی خواہشوں میں نہ آئے حالانکہ ان کو ہر قسم کا دھوکہ دیا گیا۔ بھوبت پور کے راجپوتوں کو علاوہ جوش اسلامی کے حال آریہ لوگوں کی عادات کا اور ان ملکانوں کا معلوم تھا کہ جو قریباً بارہ سال کے ہوئے انہوں نے کی تھیں۔ مثلاً ضلع فرخ آباد کے جو لوگ آریہ ہو گئے تھے۔ ان کے لڑکے لڑکیوں کی ہندو اور ملکانہ راجپوت کی کسی قوم میں شادی نہیں ہوئی۔ یہاں تک لڑکیاں بالغ ہو ہو کر فرار ہو گئیں مجبور ہو کر اس موضع کے راجپوت مکرر مسلمان ہوئے۔ اور اکثر آریہ لوگوں نے نیچ قوم کے ساتھ کھانا کھلایا خود نہیں کھایا۔ اور ملکانہ راجپوتوں سے کہا گیا کہ بعد چند مدت کے ہم تم میں شادی بیاہ کر سکیں گے۔ چار چھ برس تمہارا طریقہ دیکھ لیں۔ موضع مواٹ جو ایٹہ سے چار کوس ہے۔ ایسا ہی واقعہ ہوا کہ جیسا اوپر بیان کیا گیا ہے۔ اب وہ مکرر مسلمان ہو گئے۔ غالباً اب وہ آریہ لوگوں اور ہندو سبھا کے دھوکہ میں نہ آوینگے۔ موضع بھوبت پور میں ہم لوگوں سے ہر چند کہا گیا۔ لیکن ہم نے جواب دیا کہ تم ہم کو اپنے مذہب کی بہتر ہونے کی اور اسلامی مذہب کے خراب ہونے کی کافی وجہ اور ثبوت دیدو۔ تو ہم بھی آریہ یا ہندو سبھا میں داخل ہو جاوینگے۔ مگر اس بات سے آریہ لوگ و ہندو سبھا والے مجبور رہے ہیں۔ اور ہم سے کہا کہ ہم مذہب کی بحث نہیں کرتے۔ ہم افسوس کرتے ہیں کہ ہمارے راجپوت ملکانہ بھائی کس طرح ان لوگوں کے دھوکہ میں آجاتے ہیں۔ ان کو چاہیئے۔ کہ اگر ان لوگوں کو مذہب سے واقفیت نہیں ہے۔ تو ایک جلسہ قرار دیکر آریہ لوگوں کو یا ہندو کو اور مسلمان مولویوں کو طلب کر کے مذہب کی جانچ کریں۔ تاکہ جب انکو پورا حال اور دھوکہ دہندہ کا حال معلوم ہو۔ اگر ان کو یہ خیال ہے۔ کہ ہمارے پاس خرچ نہیں ہے ہم اس قدر جلسہ کا بار نہیں اٹھا سکتے۔ تو اسلامی قوم کے لوگ ان کی مدد کرینگے۔ اور ان کا کچھ خرچ نہ کرادینگے ہمارے موضع میں مولوی فضل الرحمن صاحب و محمد یوسف خان مولوی غلام احمد صاحبان مقیم ہیں اور رہینگے اور تعلیم پڑھانے لکھانے و نماز وغیرہ کا پورا چرچا ہے اگر کسی موضع کے ملکانہ بھائی راجپوتوں کو ضرورت مذہب کی جانچ کی ہو تو بذریعہ خط یا آدمی مطلع کرنے پر فوراً حاضر خدمت ہو کر پورا اطمینان بمقابلہ آریہ و ہندو سبھا کرا دیا جاویگا۔ اور انشاء اللہ آریہ و ہندو پشیمان ہو کر بھاگ جاوینگے۔

بقلم خاکسار رستم خان موضع بھوبت پور ڈاکخانہ نہولی ضلع ایٹہ

ہم جملہ اس مضمون سے اتفاق رکھتے ہیں۔

فیاض علی بیگ ۔ اکرام علی خان بقلم خود از بھوبت پور
احمد خان بخط ہندی ۔ محبوب خان ۔ وغیرہ وغیرہ

احمدی مبلغین کا چوتھا وفد

مبلغین جماعت احمدیہ قادیان کا چوتھا وفد ۱۸۔ اپریل کو آگرہ پہنچ گیا۔ اور ۱۹ کو مختلف مقامات پر تقسیم کر دیا گیا۔ اس وفد کو ملا کر علاقہ ارتداد میں احمدی مبلغین کی تعداد ایک سو کے قریب پہنچ گئی ہے۔

مین پوری میں آریوں کا مباحثہ سے فرار

مین پوری میں ۱۴ تا ۱۷ آریوں کا جلسہ تھا۔ جسمیں دیگر مذاہب کے لوگوں کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ ان تاریخوں میں ہم نے اپنے دو مبلغ وہاں بھیجدیئے۔ اور آریوں کے جلسہ میں فلسفہ گناہ پر مضمون پڑھا گیا۔ اسکے بعد آدھ گھنٹہ کے قریب زبانی گفتگو ہوئی۔ اسی سلسلہ میں تناسخ کا ذکر آگیا۔ جس پر مناظرہ کرنے کے لئے ہمارے مبلغ نے چیلنج دیا۔ جسے اسوقت تو آریوں نے منظور کر لیا۔ لیکن دوسرے دن انکار کر دیا۔ مین پوری کے مسلمانوں نے ہمارے مبلغین کی تقریروں میں نہایت دلچسپی لی۔ اور الگ جلسہ منعقد کر کے آریوں کے متعلق تقریریں کرائیں۔

خاکسار
فتح محمد خان ایم اے امیر وفد المجاہدین جماعت احمدیہ قادیان
ہینگ کی منڈی ۔ آگرہ

اسلام کے نونہالوں کو دعوۃ خدمت اسلام

یہ مضمون عزیز عبدالوہاب صاحب نے جو سیدنا خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے منجھلے صاحبزادے ہیں۔ الفضل کے لئے لکھا ہے۔ عزیز موصوف کی عمر اس وقت ۱۴ سال کی ہے۔ یہ ابتداہیں خوشگوار اور امید افزا مستقبل کی امید دلا رہی ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ عزیز موصوف اور ان کے بھائی اپنے محترم والد عاشق قرآن نورالدین اعظم کی طرح اسلام کے علم بردار ہوں۔ عزیز موصوف اپنی زندگی وقف کر چکے ہیں۔ (ایڈیٹر)

آج ملک کے گوشہ گوشہ میں جو دلخراش آواز گونج رہی ہے۔ جس سے ایک مسلمان ہاں سچے مسلمان کا دل پاش پاش ہو جاتا ہے۔ اور جو مسلمانوں کے دلوں کو زخمی کر رہی ہے۔ یعنی اس وقت جو شدھی کا شعلہ بلند ہو رہا ہے۔ اور ہزاروں لا الہ الا اللہ کہنے والے لوگ دائرہ اسلام سے خارج ہو کر رحمۃ للعالمین کو گالیاں دینے والے لوگوں میں شامل ہو رہے ہیں۔

آہ مسلمان اپنے جگر کے ٹکڑوں کو علیحدہ ہوتا ہوا دیکھیں گے۔ ؟

آہ اسلام کے تر و تازہ چمن میں خزاں آجائیگی۔

آہ۔ کیا ہم پر کفر کی ظلمت کی گھٹا چھا جائیگی نہیں ہرگز نہیں۔

میں سچ سچ کہتا ہوں کہ فتنہ ارتداد ایک بہت بڑی مصیبت ہے۔ ایک بہت بڑا تنبیہ ہے۔ جو خدا تعالیٰ نے تمہیں بیدار کرنے کے لئے نازل کی ہے۔

مسلمانو! بتاؤ! کیا تم توحید کے حامل نہیں ہو۔ اگر ہو تو اس موقع پر اگر تم نے اپنے فرض کو نہ سمجھا تو تم خدا تعالیٰ کی درگاہ میں گنہگار ٹھہرو گے۔

مسلمانو! میں تم سے پوچھتا ہوں۔ تم نے دشمنان اسلام کے مقابلہ کے لئے کیا تیاری کی ہے۔ اگر اب تک خواب غفلت سے بیدار نہیں ہوئے۔ تو اٹھو اور دیکھو کیا ہو رہا ہے۔ اس وقت اسلام کی زندگی اور موت کا سوال ہے۔

تمہاری غفلت سے دولت اسلام لٹ رہی ہے۔ اسلام کے نام کو بٹہ لگ رہا ہے۔ اور چمن اسلام کو باد خزاں کے جھونکے برباد کر رہے ہیں۔

میرے بھائیو آج موقع ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے اس بے پایاں فضل سے حصہ لو۔ آپس کے جھگڑے چھوڑ دو۔ پھر تم دیکھو گے۔ کہ رحمت الٰہی آگے بڑھیگی اور تمہیں اپنے آغوش میں لے لیگی۔ کفر کا شیرازہ بکھر جائیگا۔ اذا جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔ اور دنیا جان لیگی کہ ہم میں کونسی روح موجود ہے۔ دیکھو یہ موقع ہاتھ سے نہ جائے۔ سچائی کی تلوار کو میان سے نکالو۔ اور توحید کے جوہر دکھلاؤ کہ تمہارے پاک مذہب کا جھنڈا لہراتا ہوا نظر آئے۔ دعاؤں میں لگ جاؤ۔ کیونکہ یہ ایک تلوار ہے جو خدا تعالےٰ نے مسلمان کے ہاتھ میں دی ہے۔ اور جس سے تم کامیاب و کامران ہو سکتے ہو۔

میں تمہیں پھر کہتا ہوں کہ اپنا تن۔ من۔ دھن۔ اسلام پر قربان کر دو۔ اور اس مالک حقیقی کی راہ میں جان تک دینے سے دریغ مت کرو۔ کیونکہ ایک عبد کا یہی فرض ہے

برادران اسلام میں آپ سے عاجزانہ درخواست کرتا ہوں کہ قصر اسلام کو جو آگ لگ رہی ہے۔ اس کے فرو کرنے کے لئے اٹھ کھڑے ہو۔ اور اپنی صداقت کی تلوار سے ان مظلوم مسلمانوں کو ظالموں کے پنجہ سے چھڑاؤ اور اے جماعت احمدیہ کے نونہالو! کون درد مند ہے جو اس وقت مسلمانوں کی خطرناک حالت پر خون کے آنسو نہیں رو رہا۔ اسلام کے باغ پر ہر ایک قوم حملہ آور ہوئی ہے۔ حتیٰ کہ وہ بھی جن کے مذاہب تاریکی اور عناصر پرستی کا گھر ہیں۔ پس اس نازک وقت کا خیال کرو۔ اور اپنی زندگیاں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے حضور وقف کر دو۔ تاکہ یہ سالار اسلام آپ سے وہ کام لے۔ جس کے آپ اہل ہوں۔ اپنے آپ کو نالائق خیال کر کے پیچھے مت رہو۔ تم اپنے آپ کو پیش کرو۔ کام لینے والے تمہارے متعلق جو مناسب ہو گا فیصلہ کریں گے ✦

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

اشتہار زیر آرڈر ۵ نمبرہ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس شیخ محمد حسین صاحب اسسٹنٹ سب جج درجہ چہارم زیرہ ضلع فیروز پور

دکان اننت رام منگت رائے واقعہ موگامنڈی بذریعہ تلسی رام دکے از مالکان و کارکنان دکان مذکور ذات اگروال ساکن موگامنڈی مدعی

بنام

بدری داس پسر ڈونگرمل ذات اگروال ساکن حال کلکتہ معرفت دکان جس راج چرنجی لال واقعہ ہیرہ پٹی نمبر ۹ کلکتہ مدعا علیہ

دعویٰ دلا پانے مبلغ مالیہ روپیہ اصل و سود بر دے حساب بہی

ہرگاہ درخواست و بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے کہ مدعا علیہ بدری داس دیدہ دانستہ تعمیل سمن و حاضری عدالت سے گریز کرتا ہے۔ لہٰذا اس کو بذریعہ اشتہار ہذا زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ بتاریخ ۱۰ ماہ مئی ۱۹۲۳ء حاضر عدالت ہذا ہو کر اصالتاً یا وکالتاً جوابدہی مقدمہ ہذا کرے۔ بصورت عدم حاضری کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔

آج بتاریخ ۱۲ اپریل ۱۹۲۳ء بثبت میرے دستخط و مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط افسر بخط انگریزی (مہر عدالت)

رمضان کی خوشی میں رعایت

درس القرآن تفسیر سورہ نور خلیفہ ثانی عہ ازالہ اوہام مکمل عہ کسر صلیب ہر دو حصہ ۱۲ر شہید مرحوم ہر دو حصہ ۸ر مکتوبات احمدیہ جلد سوم ۸ر کلام محمود ۱۰ر آئینہ حق نما ۱۳ر تحفۃ الملوک ۱۲ر خطبات نور ہر دو حصہ عہ بارہ نشان ۲ر بحر العرفان ۴ر چشمہ توحید ۴ر رہنمائے خاتون ۲ر اس تمام مجموعے کی قیمت بجائے لعہ کے صرف عہ لی جاویگی۔

اس کے علاوہ تمام سلسلہ کی کتب خواہ اردو ہوں یا پنجابی النصیر بکشاپ قادیان سے طلب کریں۔ نیز تمام پنجابی دلچسپ گیت بھی موجود ہیں۔

موتیوں کا سرمہ

شاہی حکیم حضرت مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اولؓ جو کہ علم طب کے بادشاہ تھے۔ یہ "موتیوں کا سرمہ" آپ کا تجربہ ہے اور آپ سفر و حضر میں اس سرمہ کا استعمال رکھتے تھے۔ غبار آنکھ خشک یا تر۔ ضعف بصر پھولا۔ ککرے۔ پانی بہنا۔ سفیدی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑبال۔ سبل۔ ابتدائی موتیا بند۔ ناخنہ غرضکہ آنکھ کی جملہ بیماریوں کیلئے اکسیر ہے۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے۔ اور عینک کے استعمال کی حاجت نہیں رہتی۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک کیلئے یکساں مفید ہے۔ اگر حسب ترکیب ایک ہفتہ کے لگاتار استعمال سے کسی صاحب کو کچھ فائدہ نہ ہو تو حلفیہ شہادت پر سرمہ واپس لیکر قیمت لوٹا دیجاوے گی۔ اس لئے کہ امیر و غریب اس تحفہ بے بہا سے یکساں فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت صرف ۱۲ فی تولہ علاوہ محصولڈاک یہ ایک تولہ سال بھر کیلئے مفید ہے۔ ملنے کا پتہ

مینیجر کارخانہ نور قادیان ضلع گورداسپور

الہندوازم اور ملکانہ راجپوتان

تعلیم الاسلام بجواب دھرمپال آریوں کے مقابلہ میں نہایت مفید ثابت ہوئی۔ عقلی اور نقلی دلائل اور اعتراضات بکثرت نہایت خوشخط اعلیٰ کاغذ قیمت ۸/

ضمیمہ تعلیم الاسلام ۵۰ صفحہ اسمیں ویدک دھرم و نیوگ و دیانند جی کی کتابوں پر تیس ناقابل حل اعتراض ہیں قیمت ۲/

ضرورت زمانہ اس ضخیم کتاب میں آریوں اور عیسائیوں کے نکیمہ اہم اعتراضات مع مفصل جوابات درج ہیں۔ صفحہ ۲۰۰ قیمت عہ/

مسیح موعود و علماء زمانہ اس کتاب میں غیر احمدی علماء کے قریباً تمام اعتراضات مع سوال و جواب درج ہیں۔ ایسی مقبول کتاب کہ کئی ہزار چھپی قیمت صرف ہر سہ حصہ ۱۵

معیار حق ؛ بمقابلہ آریہ صاحبان پونے بہ انعام ۹۹۰ روپیہ قیمت ۲/

نوٹ:- ان میں سے بعض کتابیں بہت کم رہ گئی ہیں۔

ملنے کا پتہ:- ماسٹر عبدالرحمن بی۔ اے (مہر سنگھ) قادیان

اکسیر برائے تسہیل ولادت

کا ہر ایک گھر میں ہونا ضروری ہے۔ وقت پر جس کے استعمال سے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ولادت میں آسانی ہو جاتی ہے۔ اور بعد تولید جو تین تین چار چار روز سخت درد ہوتا رہتا ہے۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا وہ بھی نہیں ہوتا مفصل والیسی کارڈ یا ٹکٹ بھیجکر دریافت کریں قیمت معہ محصولڈاک ۸/ بطور نمونہ معہ محصولڈاک عہ صرف

ملنے کا پتہ:- ڈاکٹر منظور احمد موجد خضاب ولیدیز ہسپتال نوالی ضلع سرگودھا

تیرہ سو اکتالیس ۱۳۴۱ روپیہ انعام

کتاب تحقیق میں صداقت احمدیت پر ۱۳۴۱ دلائل درج ہیں۔ احمدیت کا چھوٹے سے چھوٹا ایک بھی ایسا مسئلہ نہیں جو اسمیں درج نہ ہو تردید لکھنے والے کو ۱۳۴۱ روپیہ انعام جیبی تقطیع تاکہ ہر وقت ہر احمدی کی جیب میں رہ سکے صفحہ قریباً چار سو قیمت ایک روپیہ مجلد ۱۲

منگوانیکا پتہ مینیجر اخبار اتفاق دہلی

الفضل میں اشتہار دینے والوں کو مژدہ

الفضل سلسلہ عالیہ احمدیہ کا مسلمہ آرگن ہے۔ پرچہ کے فائل احباب جماعت احمدیہ محفوظ رکھتے ہیں۔ اور ایک ایک پرچہ دس دس بیس بیس آدمی دیکھتے ہیں۔ اس لئے اس کی اشاعت بہت بڑی اشاعت ہے۔ بیشک قیمت مشتہر دن کے لئے بہترین موقعہ ہے۔ نرخ حسب ذیل ہے۔ جو عنقریب بڑھا دیا جائیگا۔ کیونکہ اشاعت پہلے سے دگنی ہو گئی ہے

مدت	اجرت صفحہ	اجرت ½ صفحہ	اجرت ۱ کالم	اجرت ½ کالم	اجرت ⅓ کالم	اجرت ¼ کالم
۴۸ بار	۲۰۰	۱۰۴	۷۰	۴۰	۲۶	۲۲
۲۴ بار	۱۰۵	۵۴	۳۸	۲۲	۱۴	۱۲
۱۲ بار	۵۵	۳۰	۲۰	۱۲	۸	۷
۴ بار	۲۲	۱۲	۸	۵	۴	۳
۲ بار	۱۲	۷	۵	۳	۲½	۲
۱ بار	۷	۴	۳	۲	۱½	۱

ضمیمہ دو صفحے بالمقطع بارہ روپے فی سطر ۳/

مینیجر الفضل قادیان

عینک سے نجات پانے کا آلہ

اصل ممیرے کا سرمہ اور ممیرا مصدقہ مسیح موعودؑ اور حکیم الامۃ خلیفہ اولؓ یہ سرمہ امراض آنکھوں کے لئے بہت مفید ہے اور مجرب ہے۔ اور یہ سرمہ ککروں کیلئے اور نظر بڑھانے کیلئے ابتدائی موتیا بند۔ جالا پھولا۔ پڑبال۔ لالی ہو۔ آنکھوں سے ہر وقت پانی جاری رہتا ہو۔ نظر کمزور ہو۔ ان کیلئے بہت مفید ہے۔ اور اگر ایک ہفتہ استعمال کر کے کسی شخص کو فائدہ ثابت نہ ہو۔ تو بیشک واپس کر دے۔ قیمت سرمہ فی تولہ عہ قسم اول اور ممیرا قسم اول فی تولہ عـ۵/

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے۔ جس کی عبارت یہ ہے۔ مقوی جمیع اعضا نافع صرع مشتہی طعام قاطع بلغم و ریاح و دافع بواسیر و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت و فساد بلغم قاتل کرم شکم و مفتت سنگ گردہ و سلسل البول و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کیوقت دودھ سے استعمال کریں۔ قیمت قسم اول عـہ/ فی تولہ قسم دوم ۸/ فی تولہ

المشتہر

احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان

فتنہ ارتداد اور احمدی خواتین

احمدی خواتین اپنے عزیزوں کو میدان تبلیغ میں بھیجیں

یہ مضمون ہمارے عزیز بھائی صوفی عبدالرحیم صاحب امیر جماعت احمدیہ بغداد کی اہلیہ محترمہ نے (جو جناب شیخ محمد حسین صاحب سب جج زیرہ کی صاحبزادی ہیں۔) ہمارے پاس بغرض اشاعت بھیجا ہے۔ ہم اس مضمون کو اس نیت سے درج کرتے ہیں۔ کہ احمدی خواتین اپنے فرض کا احساس پہلے سے زیادہ کریں۔ اور دیکھیں کہ وہ کس طرح اس فتنہ کے انسداد میں عملی حصہ لے سکتی ہیں۔ یہ مضمون ہماری بہن کی ابتدائی کوشش ہے۔ اگر ہم مضمون کو نہیں۔ مضمون کی روح کو دیکھتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

آہ دنیا پہ کیا پڑی افتاد | دین و ایمان ہو گئے برباد
آج مسلم ہیں رنج و غم سے چور | اور کافر ہیں خندہ زن دلشاد

جن کے دل میں درد اسلام ہے آج ان سے کوئی پوچھے کہ فتنہ ارتداد سے ان کے دل میں کیا کچھ گذر رہا ہے۔ ہزارہا آدمی جو رسول عربی کا نام عزت سے لینے والے تھے۔ آج ان کے ساتھ شامل ہو رہے ہیں۔ یا شامل ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ جن کا ایمان ہے کہ سے

جتنے نبی تھے آئے موسےٰ ہو یا کہ عیسےٰ
مکار ہیں وہ سارے ان کی ندا یہی ہے

پس مسلمانوں کے لئے مرجانے کا مقام ہے اگر وہ اس فتنہ کا انسداد نہ کریں۔ میری پیاری بہنوں اور بزرگو اگرچہ ہم عورتیں خود موقع پر جا کر اس فتنہ کو روک نہیں سکیں۔ مگر کیا ہم اس کے لئے کسی اور طرح سے بھی مدد نہیں کر سکتیں۔ کر سکتی ہیں اور ضرور کر سکتی ہیں۔ ہم کو چاہئے کہ ہم اپنے بھائیوں اپنے خاوندوں اپنے بیٹوں کو موقع پر بھیجنے کے لئے تیار کریں اور ان کو صاف کہدیں کہ اگر تم ہم کو خوش کرنا چاہتے ہو۔ تو فوراً تبلیغ اسلام کیلئے موقع پر پہونچ جاؤ۔ مرد اکثر اوقات کسی نیک کام کرنے سے اس لئے بھی رک جاتے ہیں۔ کہ ان کی عورتیں راہ میں حائل ہو جاتی ہیں۔ پیاری بہنو اور بزرگو خبردار اس کام کے کرنے میں ہرگز حائل نہ ہونا۔ ورنہ جہنم کا منہ دیکھنا پڑیگا۔ تم خود مردوں سے کہو کہ اٹھو اسلام کی عزت رکھنے کا وقت ہے۔ اپنے وعدہ کو یاد کرو جو تم نے بیعت کے وقت کیا ہوا ہے۔ کہ دین کو دنیا پر مقدم کرینگے۔ پس اس وعدہ کو پورا کرنے کا وقت آگیا ہے۔ جو بہنیں اپنے مردوں کو بھیجنے کے ذریعہ سے مدد نہیں کر سکتیں۔ وہ اپنے مال سے مدد کریں۔ یاد رہے یہ دنیا کا مال تمہارے کسی کام نہیں آئیگا۔ جب جان نکل گئی تو یہیں چھوڑ جاؤ گی۔ اگر اس مال سے اسلام کو قائم رکھنے اور مسلمانوں کو مرتد ہونے سے بچانے میں خرچ کرو گی۔ تو تم آئندہ زندگی میں خدا کے وعدوں کے مطابق بہت کچھ لوگی۔ جب تم نے خدا کو راضی کر لیا۔ تو تم اپنی مراد کو پہنچ گئیں۔ مراد کو پہنچنا ہی بہشت ہے۔ ؎

یہ زر و مال تو دنیا ہی میں رہ جائیں گے
حشر کے روز جو کام آئے وہ زر پیدا کر

کیا تم کو خدا کے وعدوں پر یقین نہیں کیا تم انسانی وعدوں پر زیادہ یقین رکھتی ہو۔ اگر تمہارا باپ بھائی بیٹا بیمار ہو تو کیا تم ان کی صحت کے لئے گھر بار فروخت کر کے نہیں لگا دوگی۔ کیونکہ تمہارا یہ خیال ہوگا کہ شاید صحت پا جاوے۔ گو یقین نہیں کہ صحت پا جائے مگر اس جگہ تو اسلام کا سوال ہے۔ اور خدا کا وعدہ ہے۔ کہ جو اس کی راہ میں خرچ کریگا۔ اس کو کئی گنا زیادہ دونگا۔ پس اس کے وعدوں پر یقین رکھو اور اللہ کی راہ میں قربان ہو جاؤ۔ اور ہر ایک چیز جس کو تم عزیز سمجھتی ہو قربان کر دو۔ یہ قربانی صرف امیروں کے لئے ہی نہیں ہے غریب بھی یہ قربانی کر سکتے ہیں۔ تین ماہ کا عرصہ کوئی زیادہ نہیں ہے۔ ہر ایک احمدی بھائی جو خود تبلیغ نہیں کر سکتا وہ دوسرے مبلغوں کے آرام میں مدد کر سکتا ہے۔ مثلاً ان کی روٹی پکا دی ان کا اسباب اٹھا لیا۔ اور روٹی پکانے میں اپنی روٹی کا حصہ ڈالدیا۔ تاکہ اس کی روٹی کا بوجھ تبلیغ کرنے والے پر نہ پڑے۔ میری پیاری معزز بہنوں اور بزرگو تین ماہ کا عرصہ کوئی بڑا نہیں ہے۔ تم اپنے عزیزوں کو ہزاروں کی تعداد میں بھیجدو تا دنیا پر ثابت ہو جائے کہ ایک احمدی جماعت ہی ہے۔ جو اسلام کا درد رکھتی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ حضرت رسول عربیؐ کے رنگ میں رنگے ہوئے تھے۔ (میرے ماں باپ ان پر فدا ہوں) تم ان کے اصحاب کے رنگ میں رنگے جاؤ۔ جو صحابیہ عورتوں نے کر دکھایا۔ آج وقت ہے۔ تم بھی وہی کر دکھاؤ۔

دین پر مال و تن و جان سے تھے ان کے قربان
رنگ یہ ہو سکے تجھ سے بھی اگر پیدا کر

شان اسلام کی قائم جو انہوں نے کی تھی
نقش عالم میں وہی بار دگر پیدا کر

احمدی گر تجھے بننا ہے صحابہ کا مثیل
دست و بازو وہ دل و سرو جگر پیدا کر

سردار بیگم دختر شیخ محمد حسین صاحب سب جج زیرہ ضلع فیروزپور

ایک مسلم خاتون کا پیغام خواتین کے نام

اپنی بہنوں سے چند باتیں

بہنو۔ یہ وقت بیکار بیٹھنے کا نہیں۔ اب اسلام کی خدمت کا خاص موقعہ ہے۔ کافروں نے اسلام کو مٹانے کا ارادہ کر لیا ہے۔ بہت سے آریہ دور دور سے آکر مسلمان راجپوتوں کو مرتد بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہر جگہ شدھی کا چرچا ہے۔ اسلام والوں کے دل بے چین ہیں۔ چاروں طرف سے ارتداد کو روکنے کیلئے اسلام کے خیر خواہ علاقہ ارتداد میں پہنچ گئے ہیں۔ اور کام کر رہے ہیں۔ بعض جگہ وہ بہت سے لوگ جو ہندو بنا لئے گئے تھے پھر دین کی طرف آ رہے ہیں۔ چنانچہ قصبہ انور میں میرے والد بزرگ حضرت مولانا حکیم شیخ عبدالرحیم صاحب کی تبلیغ سے چند گھرانے اپنے دین اسلام میں لوٹ آئے ہیں۔ جس کا ذکر چار پانچ دن ہوئے اخبار ملاپ میں آچکا ہے۔

میری بہنو! حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عورتیں بھی لڑائیوں میں ساتھ ہوتی تھیں۔ اب اس وقت راجپوت مسلمانوں کو ہندو بنانے کا فتنہ بھی ایک طرح کی جنگ ہے۔ اسلام کی طرف سے ہمیں بھی اس جنگ میں شامل ہونا چاہیئے۔ پرسوں میں آگرہ پہنچی ہوں۔ تو سننے میں آیا کہ دوسرے شہروں سے آریہ عورتیں بھی شدھی کے کام میں والنٹیر ہو کر آئی ہیں۔ میری پیاری بہنو! یہ وقت بہت نازک ہے۔ دیکھو ہمارے مرد کتنی محنت کر رہے ہیں۔ سخت دھوپ میں گاؤں گاؤں پھرتے ہیں۔ بھوکے پیاسے رہتے ہیں۔ اور راجپوت بھائیوں کو پیار سے سمجھا بجھا کر اسلام پر قائم رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم مسلمان عورتیں سارا دن گھر میں پڑی رہتی ہیں اسلام کی خدمت کا خیال نہیں کرتیں۔ میں اپنی بہنوں سے بڑے ادب کیساتھ کہتی ہوں کر سستیاں ترک کرو۔ طالب آج اسلام نہ ہو ہمیں چاہیئے کہ ارتداد کے روکنے میں مردوں کی مدد کریں۔ سب شہروں اور قصبوں کی ہوشیار بیبیاں اٹھ کھڑی ہوں۔ اور چندہ جمع کر کے ضرورت کے مطابق جہاں مناسب ہو بھیجدیں۔ احمدی بہنوں نے تو اس کام کے لئے کئی ہزار روپیہ چندہ دیا ہے۔ کیا دوسری مسلمان بہنیں اس فرض سے غافل رہینگی۔

(عاجزہ۔ زینب بیگم طاہرہ۔ از آگرہ) (ز بتاریخ ۲۳ اپریل)

سیالکوٹ میں عیسائیوں سے مباحثہ

سیالکوٹ میں ۱۰ اپریل ۲۳ء کو گیارہ سے ڈیڑھ بجے تک عیسائی صاحبان سے شرائط مباحثہ طے کیگئیں اسی دن چار بجے سے سات بجے شام تک مباحثہ قرار پایا تھا۔ لیکن بوجہ بارش کی شروع ہو کر رہ گیا۔ دو تاریخوں میں چار مباحثے ہوئے۔ پہلا مباحثہ "تثلیث فی التوحید" دوسرا مباحثہ "نبوت حضرت مرزا صاحب" اور تیسرا مباحثہ "الوہیت مسیح" اور چوتھا "صلیب پر مسیح کا مرنا" ہوا۔ مناظر عیسائیوں کی طرف سے تثلیث فی التوحید اور الوہیت مسیح میں پادری عبد الحق صاحب تھے۔ اور ہماری طرف سے مولانا مولوی سید سرور شاہ صاحب تھے۔ اور نبوت مسیح موعود میں اور حقیقت صلیب میں عیسائیوں کی طرف سے پادری احمد مسیح صاحب تھے۔ اور ہماری طرف سے جناب حافظ روشن علی صاحب تھے۔ دس تاریخ کو فتنہ ارتداد کے متعلق ہمارا لیکچر تھا لیکچرار صاحبان جناب میر قاسم علی صاحب اور جناب حافظ

فتنہ ارتداد اور جماعت احمدیہ

احمدیہ مجلس شوریٰ کے سالانہ اجلاس کی روئداد جو دارالامان قادیان سے موصول ہوئی ہے۔

بدیں غرض ذیل میں بجنسہٖ شائع کی جاتی ہے۔ کہ ارتداد و فتنہ ارتداد۔ اشاعت اسلام اور انتظام تعلیم عام کے متعلق جو سرگرمی مسلمانوں کی یہ ایک محدود جماعت اپنے روشن خیال امیر کی رہنمائی میں دکھا رہی ہے۔ قوم کا سواد اعظم اور اس کے تمام دیگر فرقوں کے مقتدا اس سے باخبر ہو کر اپنی اپنی جگہ خود بھی اسیطرح کوشش فرما دیں تاکہ اسلام کا نخل پژمردہ پھر بعونہٖ تعالیٰ سرسبز و بار آور ہو۔ اور مسلمان بحیثیت مسلمان بارگاہ ایزدی میں پھر صاحب عزت و اقبال بننے کے مستحق متصور ہونے لگیں۔ وقت آگیا ہے کہ ہم باہمی اختلافات اور عقائد کے فروعی تفاوت کو نظر انداز کر کے اصولی معاملات میں یک دل ایک جان ہو کر متفقہ سعی و کوشش کریں۔ اور اگر ابھی یہ سعادت ہمارے مقدر میں نہیں تو کم از کم باہمی بحث و مباحثہ اور مناظرہ و مجادلہ کے دفتر کو سردست تہ کر کے ہر فرقہ کو اپنا دینی بھائی تصور کرنے لگیں۔ اور اپنی اندرونی اصلاح اور استحکام کے لئے جو کچھ بھی کوشش وہ کر رہا ہو اس پر خوش ہوں۔ اور بجائے خود اپنے گروہ کو بھی ویسا ہی منتظم اور کار آمد بنانے کے درپے ہو جاویں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اسلام کے عالمگیر فرائض اور واجبات سرانجام میں کوئی کوتاہی نہ ہونے دیں۔ اس مضمون میں نویسندہ نے اپنے امام کو خلیفۃ المسیح کے لقب سے ملقب کیا ہے۔ وطن نے اس کو حذف نہیں کیا۔ کیونکہ گو مسلمان کا حصہ اعظم اس سے اتفاق نہیں کرتا۔ لیکن ہمیں ساتھ ہی کم از کم اس قدر وسیع حوصلہ ضرور ہونا چاہیئے۔ کہ اگر ہمارے کچھ بھائی اپنے مقتدا کو کسی خاص خطاب سے ہی مخاطب کرنے میں خوش ہوتے ہیں۔

اَنور میں اشدھی کی شدھی

۲۳ خاندان قریباً سو آدمی واپس اسلام میں

امید ہے کہ یہ خبر مسرت اور خوشی کے ساتھ سنی جائیگی۔ کہ موضع انور ضلع متھرا کے کچھ لوگ جو اشدھ ہو گئے تھے۔ وہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ارتداد کے گڑھے سے نکل رہے ہیں چنانچہ اس وقت تک ہمارے مبلغین کے ذریعہ جو وہاں مقیم ہیں۔ ۲۳ خاندان واپس آچکے ہیں۔ ان کی اوسط اگر ۴ آدمی فی خاندان بھی سمجھی جائے۔ تو سو کے قریب آدمی بنتے ہیں۔ جو اشدھی کو خیرباد کہہ چکے ہیں۔

اس گاؤں میں آریوں کے مستقل آدمی بھی ٹھیرے ہوئے ہیں لیکن باوجود ان کی ہر قسم کی مخالفانہ کوششوں کے خدا تعالیٰ کامیاب کر رہا ہے۔

ملکانہ بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام

اس وقت تک مختلف دیہات میں ہمارے ۲۱ مدرسے جاری ہو چکے ہیں۔ انہیں بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھانے اور دینی تعلیم دینے کا انتظام کیا گیا ہے۔

مدارس میں تعلیم دینے والے اسی سب عمر مردوں اور عورتوں کو بھی مذہبی تعلیم دیتے اور اسلامی مسائل سے واقف کرتے ہیں۔ یہ ایسا ضروری اور اہم امر ہے کہ اگر اسے پہلے سے عمل کیا جاتا تو آج فتنہ ارتداد کا المناک واقعہ ظہور پذیر ہی نہ ہوتا۔

خدا کا دین غالب ہوگا

اگرچہ اس وقت تک آریوں کی فتنہ اندازی کو کلی روکا نہیں جا سکا۔ اور اس کی وجوہات وہی ہیں۔ جو کئی بار بیان کی جا چکی ہیں۔ لیکن خدا کے فضل سے ہم نے بڑی حد تک ان امور سے واقفیت بہم پہنچائی ہے۔ جن کے ذریعہ فتنہ ارتداد کے دبانے میں کامیابی ہو سکتی ہے اور ہم امید کرتے ہیں کہ اگر ہمارے رستہ میں کوئی اندرونی رکاوٹیں حائل نہ ہو گئیں (جس کے افسوسناک آثار ظاہر ہو رہے ہیں۔ اللہ محفوظ رکھے) اور ہمیں اطمینان کے ساتھ کام کرنے دیا گیا۔ تو جلدی ہی کامیابی حاصل ہوگی۔ اور مسلمان جنکے دل ارتداد کی خبریں سنکر مغموم ہو رہے ہیں عنقریب خوشی اور مسرت کی خبریں سنیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ میں نے اس لئے گذارش کی ہے کہ ہمارے مسلمان بھائی فتنہ ارتداد کی خبریں سن کر گھبرائیں نہیں۔ اور نہ بیدل ہوں خدا تعالیٰ ضرور اپنے دین کو دشمنوں کے حملوں سے بچائیگا۔ اور دشمنان اسلام کو خائب و خاسر کریگا۔

خاکسار فتح محمد خاں سیال۔ ایم۔ اے۔ امیر وفد المجاہدین جماعت احمدیہ قادیان ہینگ کی منڈی آگرہ ۲۱ اپریل ۲۳ء

باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر مالکان کیلئے شائع ہوا